بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ · رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
برادر منگل
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ · ۱۸ شوال ۱۳۹۱ھ · ۷ فتح ۱۳۵۰ ہش · ۷ دسمبر ۱۹۷۱ء · نمبر ۲۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۶ فتح۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۵ فتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ۔ ۶ دسمبر۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔ ــــ طبیعت ٹھیک نہیں ہے لیکن ان دنوں میں سب سے زیادہ اپنے ملک کی سلامتی کے لئے اور اُن جوانوں کے لئے دُعائیں کرنی چاہئیں جو ملک کی حفاظت کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم کلام

"ہمیں بھی آئے گی امداد لامکاں سے آج"

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ نظم جن دُعاؤں پر مشتمل ہے وہ وطنِ عزیز پاکستان کے موجودہ ہنگامی حالات پر بعینہٖ صادق آتی ہیں اسلئے تحریکِ دُعا کی غرض سے یہ نظم ذیل میں دوبارہ ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔ یہ نظم ہمیں ۱۹۶۵ء میں حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا نے ارسال فرمائی تھی ــــــ (ادارہ)

بلا کی آگ برستی ہے آسماں سے آج
ہیں تیر چھوٹ رہے تقدیر کی کماں سے آج

اُٹھ اور اُٹھ کے دکھا زور، حُبِّ ملّت کا
یہ التجا ہے مری پیر اور جواں سے آج

وُہ چاہتا ہے کہ ظاہر کرے زمانہ پر
ہمارے دل کے ارادے اِس امتحاں سے آج

جو دِل کو چھید دے جا کر عدوِّ مُسلم کے
وُہ تیر نکلے الٰہی مری کماں سے آج

خُدا ہماری مدد پر ہے جو کہ ہیں مظلوم
مٹائے گا وُہ عدو کو مرے جہاں سے آج

جلا کے چھوڑیں گے اعدائے کینہ پرور کو
نکل رہے ہیں جو شُعلے دلِ تپاں سے آج

ہزار سال مُسلماں نے تجھکو پالا ہے!
یہ غیظ تجھ میں اُبھر آیا ہے کہاں سے آج

جو قلبِ مومنِ صادق سے اُٹھ رہی ہے دُعا
اُتر رہے ہیں فرشتے بھی کہکشاں سے آج

ہمارے نیک ارادوں پہ اِس قدر شبہات
خدا ضرور ہی نپٹے گا بدگماں سے آج

عدو یہ چاہتا ہے ہم کو لامکاں کر دے
ہمیں بھی آئے گی امداد لامکاں سے آج

فرشتے بھر رہے ہیں اس کو اپنے دامن میں
نکل رہی ہے دُعا جو مری زباں سے آج

پڑے گی رُوح نئی جسمِ زارِ مُسلم میں
وُہ کام ہو گا مرے جسمِ نیم جاں سے آج

دُعائیں شعلۂ جوّالہ بن کے اُتریں گی
جلا کے رکھ دینگے اعدا کو ہم فغاں سے آج

جیوشِ ابرہہ کو تہس نہس کر دے گی
اُڑے گی فوجِ طیور اپنے آشیاں سے آج

شہید ہوں گے جو اِسلام کی حفاظت میں
ملاقی ہوں گے وُہی اپنے دِلستاں سے آج

انھیں کے نام سے زندہ رہے گا نامِ وطن
گھروں سے نکلیں گے جو ہاتھ دھو کے جاں سے آج

ہمیں وُہ دامنِ رحمت سے ڈھانپ لینگے ضرور
بھریں گے گھر کو ہمارے وُہ ارمغاں سے آج

مشامِ جاں کو معطّر کرے گی جو خوشبو
مہک رہی ہے وُہی میرے بوستاں سے آج

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۶۵ء)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ رفتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری اور فیصلہ کُن ضرب لگانے کا وقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر کُفّار کے ساتھ جنگ کے لئے روانہ ہونے سے قبل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَ اسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا، وَ اعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ

یعنی اے لوگو! دشمن سے مڈھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے خیر و عافیت کی دُعا مانگو۔ لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو پُوری جُرأت، دلیری اور جوانمردی کا مظاہرہ کرو اور سمجھ لو کہ جنّت تلواروں کے سایہ میں ہے۔

صدرِ مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ خاں نے اِس تاریخی موقع پر (جبکہ بھارت نے تیرہ روز تک مشرقی پاکستان کے گرد پاکستانی افواج کی قائم کردہ آہنی دیوار سے بار بار اپنا سر پھوڑنے اور ہر بار پہلے سے بھی بڑھ کر لہولہان ہونے کے بعد مغربی پاکستان کی سرحدوں پر بھی بھرپور حملہ کر دیا ہے) ۴ر دسمبر کو بارہ بجے دوپہر ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام جو تاریخی پیغام نشر فرمایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ ایک دُنیا جانتی ہے کہ صدرِ پاکستان نے لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ کے تحت مشرقی پاکستان پر بھارت کے اچانک حملہ سے قبل اور اس کے بعد معاملات کو افہام و تفہیم سے طے کرنے اور اوّلاً جنگ کو اور پھر جنگ کے دائرے میں وسعت پیدا ہونے کو روکنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ وہ ایک تجویز کے بعد دوسری تجویز پیش کرتے چلے گئے اور بار بار یہ کوشش کرتے رہے کہ بھارت جنگ سے باز آجائے اور گفت و شنید کے ذریعہ معاملات کو طے کرنے پر آمادہ ہو جائے لیکن بھارت جس کے سر پر جنگ کا بھوت سوار تھا اور ہے انکی ہر تجویز کو ٹھکراتا چلا گیا حتّٰی کہ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بھی جو تجویز پیش کی اُسے بھی اُس نے درخورِ اعتناء نہ جانا اور اسے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اِس طرح وہ جنگ کے دائرے کو وسیع کرتا چلا گیا یہاں تک کہ اُس نے ۳ر دسمبر کی دوپہر کو مغربی پاکستان کی سرحد پر بھی ایک سرے سے دوسرے سرے تک پوری قوّت کے ساتھ بھرپور حملہ کر دیا۔ جب جنگ کو روکنے کی تمام پاکستانی کوششوں کو خاطر میں نہ لاتے ہُوئے بھارت نے اِس حصّہ ملک پر بھی حملہ کرکے بیک وقت پُورے پاکستان پر جنگ مسلط کر دی تو صدرِ پاکستان فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا کے ارشادِ رسولؐ کے ماتحت اِس مُنہ زور دشمن کو مُنہ توڑ جواب دینے اور اُس کی وحشیانہ جارحیّت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے ختم کرنے کا عزم لے کر میدان میں نکل آئے۔ اب پاکستان کی بہادر و شیر دِل افواج قہرِ خداوندی بن کر دشمن پر ٹوٹ پڑی ہیں اور انشاء اللہ العزیز اُس وقت تک دم نہ لیں گی جب تک اُس کی جارحیّت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے دفن نہ کر دیں۔ اِسی لئے صدرِ مملکت نے اپنے نشری پیغام میں فرمایا:۔

"بھارت کی تازہ ترین اور سنگین جارحیت ہمارے خلاف سب سے بڑا اور آخری وار ہے۔ ہم نے بہت برداشت کیا۔ اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے کہ ہم دشمن کو مُنہ توڑ جواب دیں۔

پاکستان کے بارہ کروڑ مجاہدو! تمہیں اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے، تمہارے دِل رسولِ کریمؐ کی محبت سے سرشار ہیں۔ دشمن نے ایک بار پھر ہماری غیرت کو للکارا ہے۔ اپنی بقا و ناموس کے لئے یک جان ہو کر اُٹھو اور دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ تم حق و انصاف پر ہو۔ اپنے ایمانی جوش اور محکم یقین کے ساتھ دشمن پر قہرِ خدا بن کر ٹوٹ پڑو اور دشمن کو بتا دو کہ ہر پاکستانی اپنے وطنِ عزیز کی حفاظت کے لئے سربکف ہے۔"

حقیقت یہی ہے کہ اب ضبط و تحمّل اور گفت و شنید کا وقت گزر چکا۔ اب دشمن پر آخری اور فیصلہ کُن ضرب لگانے کا وقت ہے اور انشاء اللہ العزیز اب یہ آخری اور فیصلہ کُن ضرب لگ کر رہے گی۔ بھارت کی ہٹ دھرمیوں، زیادتیوں، سازشوں، دُوسروں کے اندرونی معاملات میں مداخلتوں، دُوسروں کے علاقوں کو اپنا اٹُوٹ انگ بنانے اور وہاں کے عوام کو اپنے پنجۂ استبداد میں جکڑنے کا دور اب ختم ہونے کو ہے۔ جیساکہ صدرِ مملکت نے فرمایا ہے ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر فرد یعنی ہر پاکستانی اپنی ذمہ داریوں کو پُوری طرح نبھاتے ہُوئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہے۔ اور جس طرح پاکستان کے شیر دل اور صف شکن فوجی جوان سرحدوں کی حفاظت اور وطنِ عزیز کے مستقل دفاع کی خاطر موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بتائید و نصرتِ الٰہی آگے ہی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اَللّٰهُ اَکْبَر کی ضرب کاری سے ہر محاذ پر دشمن کی صفوں کو پامال کرتے ہُوئے آگے ہی آگے رواں دواں ہیں، اسی طرح ہم میں سے ہر شہری کا یہ فرض ہے کہ وہ اندرونِ ملک اپنے مفوضہ کام کو ایک اہم مورچہ تصوّر کرے اور اس پر مجاہدانہ جذبہ و جوش کے ساتھ ڈٹا رہے، اور اپنے فرض کو اِس خوش اسلوبی اور محنت و جانفشانی سے ادا کرے کہ ہمارا اندرونی محاذ بھی بیرونی محاذ کی طرح مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہے، اگر موت بھی سامنے ہو تو وہ بھی موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھتا چلا جائے۔

آج اُس جذبہ کا جو بحمد اللہ تعالےٰ ہمارے بہادر، جری اور جیالے فوجیوں کا ہمیشہ سے طُرّۂ امتیاز رہا ہے اور ہے، ہر پاکستانی شہری میں پوری شدّت کے ساتھ موجزن ہونا ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اُس کا احسان ہے کہ اُس کی دی ہوئی توفیق سے آج ہر پاکستانی اسی جذبہ سے سرشار ہے اور بحمد اللہ تعالےٰ صدرِ مملکت کے نشری پیغام نے اِس جذبہ کو نقطۂ عروج پر پہنچا دیا ہے۔

جیساکہ صدرِ مملکت نے بھی اپنے نشری پیغام میں فرمایا ہے، اگر ہم اپنی اِس ذمہ داری کو نبھاتے ہوئے ساتھ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں میں مصروف رہیں گے اور دُعاؤں سے ایک آن کے لئے بھی غافل نہیں ہوں گے تو خدائے قادر و توانا ہمیں ضرور فتحیاب فرمائے گا اور ہمارے ضدّی، سرکش اور مغرور دشمن کے گھمنڈ کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ اور اِس طرح اُس کی جارحیت کا ہمیشہ ہمیش کے لئے سدِّباب ہو جائے گا۔

حضرت امامِ جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قیامِ پاکستان کے اوائل ہی میں بھارت کے جارحانہ منصوبوں اور ارادوں کا اندازہ لگا لیا تھا، آپؓ نے اہلِ پاکستان کو دفاعِ وطن کے ضمن میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی پُرزور تلقین کرتے ہوئے انہیں نہایت زوردار الفاظ میں فتح کی بشارت دی تھی۔ آپؓ نے فرمایا تھا:۔

اللہ تعالےٰ تم سے دو باتیں چاہتا ہے۔ ایک یہ کہ تم اپنا دین درست کر لو اور عبادت اور دُعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاؤ۔ اور دوسرے یہ کہ تم اپنے دین اور مذہب کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرو۔ جب تم ایسا کرو گے، تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

یہ مت خیال کرو کہ تم تھوڑے ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کمزور ہو۔ اگر اِس جذبہ اور نظریہ اور ایمان سے تم کھڑے ہو گے تو خدا بے غیرت نہیں، خدا بے وفا نہیں، وہ چھوڑے گا نہیں جب تک وہ اِس زبردست دشمن کو جو تم پر حملہ کر رہا ہے تباہ اور برباد نہ کر دے
(بحوالہ قیامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں)

اِس وعدے کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے، ضرورت اِس امر کی ہے کہ صدرِ مملکت آغا محمد یحییٰ خان کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ہر پاکستانی اِس امر میں کوشاں رہے کہ دشمن پر لگنے والی آخری اور فیصلہ کُن ضرب میں اس کا بھی حصّہ ہو۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہم میں سے ہر ایک کو اِس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ یا ربّ العالمین۔

93

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ ——— اسلام کا ایک بنیادی رکن

مکرمہ حلیمہ زاہدہ صاحبہ ایم اے بنت مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ

(۵)

زیور کی زکوٰۃ

عورت کا زیور بھی زکوٰۃ کے سلسلہ میں خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ زیورات کی اکثر فقہاء نے تین اقسام قرار دی ہیں

(۱) ایک وہ زیور جو عموماً عورت کے ذاتی استعمال میں آتا ہے اور وہ اسے کبھی کبھی غریب عورتوں کو بھی ان کی ضرورت پر دے دیتی ہو ایسے زیور پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

(۲) دوسری قسم کے وہ زیورات ہیں جو اس کے ذاتی استعمال میں تو آتے ہیں مگر وہ اسے غریب عورتوں کو استعمال کیلئے نہیں دیتی۔ اکثر فقہاء کے نزدیک اس زیور پر زکوٰۃ نہیں ہے

(۳) زیور کی تیسری قسم وہ ہے جو کوئی عورت پہننے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے بناتی ہے کہ اس طرح اس کا روپیہ محفوظ رہے کہ بوقت ضرورت اس کے کام آئیگا۔ اس آخری صورت میں سب کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جائے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جائے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں"۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ص ۱۶۹)

وہ زیورات جو عورت کے واجبی استعمال کی حد سے زائد ہوں وہ کنز میں محسوب ہوں گے اور انکی زکوٰۃ بھی ادا کی جائیگی اس ضمن میں ذیل کی حدیث ملاحظہ ہو۔

عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحًا من ذھب فقلت یا رسول اللّٰہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوٰتہ فزکی فلیس بکنز"

ترجمہ:- ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے اس وقت میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہ بھی کنز (یعنی محفوظ سرمایہ) میں شامل ہیں؟ فرمایا اگر وہ زکوٰۃ کی حد کو پہنچتے ہوں۔ اور ان کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہو تو پھر وہ کنز میں داخل نہیں ہیں ورنہ کنز ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شریعت نے جہاں عام استعمال کی چیزوں مثلاً رہائشی مکان سواری اور گھر کے اثاثہ پر زکوٰۃ نہیں رکھی وہاں عورت کا زیور جو اس کی زیب و زینت کا حصہ ہے پر بھی زکوٰۃ کو واجب قرار نہیں دیا۔ سوائے اس کے کہ وہ کنز کی حد کو پہنچیں لیکن اگر کوئی عورت اپنے استعمال کے زیور پر بھی زکوٰۃ ادا کرتی ہے (حالانکہ وہ اس کے واجبی استعمال کی حد سے کم ہوں) تو یہ اس کی طرف سے بطور ایک نفلی عبادت کے ہوگا۔

ذیل کی حدیث میں بھی زیور پر زکوٰۃ صرف اسی وقت واجب ہے جب کنز میں شامل ہو۔

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأتین اتتا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی ایدیھما سواران من ذھب فقال لھما اتؤدیان زکوٰتہ فقالتا لا۔ فقال لھما رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتحبان ان یسورکما اللّٰہ بسوارین من نار قالتا لا۔ قال فادیا زکوٰتہ"

(ترمذی باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی)

ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دو عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم ان کنگنوں کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو پھر تم ان کی زکوٰۃ ادا کرو"۔

اور ذیل کی حدیث ان کنگنوں (کڑوں) کے سرمایہ میں شامل ہونے پر دلالت کرتی ہے:-

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ دخلت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفی یدھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال لھا اتؤدین زکوٰۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللّٰہ بھما یوم القیامۃ سوارین من نار فالقتھما وقالت ھما للّٰہ ولرسولہ

(ابوداؤد باب الکنز ما ھو)

یہاں "مسکتان غلیظتان" کے جو الفاظ آئے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ وہ کڑے جو آپ نے دیکھے وہ موٹے تھے۔ آپ نے انہیں واجبی استعمال کی حد سے زیادہ خیال کیا اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔

نقدی

کرنسی نوٹ یا سکوں کا قیاس بھی چاندی پر کیا جائے گا۔ یعنی جس شخص کے پاس اس قدر روپے یا نوٹ وغیرہ ہوں جن سے کم از کم ۵۲ تولہ ۶ ماشہ چاندی خریدی جا سکے تو اس کا بھی چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ دینا ہوگا۔

تجارت یا کاروبار میں لگے ہوئے سرمایہ پر زکوٰۃ

ہر وہ چیز جس کی تجارت کی جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ "عن سمرۃ بن جندب قال اما بعد فان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یامرنا ان نخرج الصدقۃ من الذی نعد للبیع"۔ (ابوداؤد باب العروض اذا کانت للتجارۃ) تجارتی مال کا نصاب بھی ۵۲½ تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوگا۔ اور اس کے لئے بھی چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ ادا کرنا ہوگا۔ اس کی تفصیل کے لئے ذیل کا حوالہ ملاحظہ ہو۔

"تجارت کے مال کی زکوٰۃ کا حساب اس طرح کیا جاتا ہے کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جائے۔ اتنے اتنے روپے اتنے اتنے مہینوں میں ضرب دے کر تمام حاصل ضربوں کو جمع کر لیا جائے اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کرکے جو رقم نکلے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً ڈھائی سو روپیہ شروع سال میں تجارت پر لگایا۔ جو آخر سال تک بارہ ماہ لگا رہا دو ماہ کے بعد بیس روپیہ اور لگا دیا جو آخر سال تک دس ماہ تجارت پر لگا رہا۔ اس کے دو ماہ بعد پانچ سو روپیہ تجارت پر اور لگایا جو آخر سال تک آٹھ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ سال ختم ہونے پر اس طرح حساب کیا جائے۔

ڈھائی سو روپے بارہ مہینے، بیس روپے دس ماہ اور پانچ سو روپیہ آٹھ ماہ تک لگے رہے اس لئے:-

رقم		میعاد		حاصل ضرب
۲۵۰	×	۱۲	=	۳۰۰۰ روپے
۲۰	×	۱۰	=	۲۰۰ "
۵۰۰	×	۸	=	۴۰۰۰ "
		کل میزان		۷۲۰۰

تمام حاصل ضربوں کا حاصل جمع ۷۲۰۰ روپیہ آیا۔ اس کو بارہ پر تقسیم کیا ($\frac{۷۲۰۰}{۱۲}$) تو ۶۰۰ روپے آگئے۔ اب ۶۰۰ کا چالیسواں حصہ ۱۵ روپے زکوٰۃ نکلی۔ نیا سال شروع ہونے سے پہلے حساب کر لیا۔ اور زکوٰۃ ادا کر دی اب سال کے آخر پر دکان میں (یا دوسری تجارتوں میں جیسی صورت حال ہو) جو اثاثہ موجود ہے وہ اگلے سال کا سرمایہ قرار پائے گا۔ گو شروع سال میں اتنی رقم تجارت پر لگائی گئی ہے۔ اس سے نئے سال کا حساب شروع کیا جائے گا۔ خواہ اس رقم میں گذشتہ سال کا منافع بھی شامل ہو"۔

مسائل زکوٰۃ ص ۴۳-۴۴

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نئی عرب وفاقی حکومت کا قیام

(مکرم عبدالقدیر صاحب شاہد صدر جماعت احمدیہ ابوظبی)

انگریزوں کے اس اعلان کے بعد کہ وہ ۱۹۷۱ء کے آخر تک خلیج فارس سے اپنی تمام ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ خلیج کا مستقبل سب دنیا کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ خود انگریز اپنے اس اعلان کے بعد روس کے ان علاقوں میں اثر و رسوخ کے بڑھ جانے کے امکان سے خائف ہیں مگر ایران، سعودی عرب اور بعض دیگر ممالک کے دباؤ اور بعض دیگر وجوہات کی بنا پر اپنے اس اعلان پر نظر ثانی کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ دوسری طرف خلیج فارس کے امارتوں کے شیوخ انگریزوں کے جانے کے اعلان سے کچھ خوش نظر نہیں آتے اور نہ کسی امارت میں ایسی خوشی کا کوئی مظاہرہ دیکھا گیا ہے۔ تاہم انگریزوں کے اس علاقے سے دستبردار ہو جانے کا یقین ہو جانے پر ان امارتوں کے شیوخ اور سرکردہ افراد کو اپنی حفاظت اور مستقبل کی بہتری کا فکر دامنگیر ہوا اور انہوں نے ایک وفاقی حکومت کے قیام کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم ۱۸ فروری ۱۹۶۸ء میں اٹھایا گیا جب کہ دوبئی میں ایک میٹنگ کے دوران شیخ زاید بن سلطان حاکم ابوظبی اور شیخ راشد بن سعید المکتوم حاکم دوبئی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جس کی بناء پر دونوں حاکموں نے مشترکہ طور پر امور خارجہ، دفاع، سیکیورٹی اور امیگریشن کے محکموں کو اپنے ہاتھ میں لینے اور امارات متصالحہ کی دوسری امارتوں اور قطر اور بحرین کے حاکموں کو ایک مشترکہ وفاق میں شمولیت کی دعوت دینے کا فیصلہ کیا۔

۲۸ فروری ۱۹۶۸ء کو بحرین، قطر، ابوظبی، دوبئی، شارجہ، عجمان، ام القیوین راس الخیمہ اور فجیرہ کے حاکم دوبئی میں اکٹھے ہوئے اور ایک وفاق کے معاہدہ پر دستخط کئے جس کی بناء پر مذکورہ بالا ۹ حاکموں کی ایک سپریم کونسل کا قیام عمل میں آیا اور مجوزہ وفاق میں مشترکہ ترقیاتی پالیسی، خارجہ پالیسی اور بیرونی ممالک میں نمائندگی اختیار کرنے اور مشترکہ دفاع پر اتفاق رائے کیا گیا۔

جون ۱۹۶۹ء میں اس وفاق کی سپریم کونسل نے قانونی ماہرین کی ایک کمیٹی فیڈریشن کے لئے ایک قانونی مسودہ تیار کرنے کی غرض سے قائم کی اور ایک عارضی وفاقی کونسل قائم کی جسے یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ممبر سٹیٹوں میں مشترکہ سروسز کے قیام کا جائزہ لینے کے لئے خصوصی کمیٹیاں متعین کرے۔

اکتوبر ۱۹۶۸ء میں حکام کی سپریم کونسل کی ایک نشست میں متعدد وفاقی کمیٹیاں قائم کی گئیں کہ جو تعلیم، صحت، محنت، تجارت، مواصلات، کرنسی، امیگریشن، قومی ترانہ اور وفاقی پرچم کے بارے میں اپنی رپورٹیں پیش کریں۔ علاوہ ازیں اس نشست میں وفاقی افواج کے تعین کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

مئی ۱۹۶۹ء میں سپریم کونسل نے ایک تیرہ رکنی وزراء کی کیبنٹ کے قیام ایک مشترکہ وفاقی پرچم اختیار کرنے اور قانونی ماہرین کی کمیٹی وفاقی آئین تیار کرنے کے لئے قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ دریں اثناء عارضی وفاقی کونسل اور مختلف فیڈرل کمیٹیاں اپنے اجلاس منعقد کرتی رہیں اور بالآخر اکتوبر ۱۹۶۹ء میں حکام کی سپریم کونسل نے ایک ایجنڈے پر غور کرنے کے لئے اپنا اجلاس بلایا۔ یہ ایجنڈا ان ممبر سٹیٹوں کے ڈپٹی حکام نے پیش کیا تھا۔ چنانچہ سپریم کونسل نے ۲۲ اکتوبر کو شیخ زاید بن سلطان کو فیڈریشن کا صدر اور ابوظبی کو فیڈریشن کا صدر اور ابوظبی کو فیڈریشن کا عارضی دارالحکومت منتخب کیا نیز دوبئی کے شیخ راشد بن سعید کو نائب صدر اور قطر کے ڈپٹی حاکم خلیفہ بن حمد الثانی کو وزیر اعظم چنا گیا تاہم ان فیصلوں پر حکام نے دستخط نہ کئے اور کانفرنس کے التواء کا اعلان کر دیا گیا اور یوں معلوم ہوا کہ وفاق کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد ان عرب امارتوں کے نائب حکام کی میٹنگیں ہوتی رہیں اور کوششیں جاری رہیں کہ ان امارتوں کے شیوخ کی دوبارہ میٹنگ کا راستہ صاف ہو جائے اور دریں اثناء مختلف کمیٹیاں بھی اپنے کام میں مصروف رہیں اور وفاقی بجٹ اور آئین کی تیاری کے سلسلہ میں کام جاری رہا۔ لیکن یہ کوششیں شیوخ کے دوبارہ اکٹھا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

انگریزوں کے اس علاقے سے انخلاء کا وقت قریب تر ہوتے چلے جانے سے طبعاً دلوں میں تشویش پیدا ہوئی اور دو سعودی کویتی مشن اور ایک انگریزوں کا نمائندہ بھی اس علاقے میں وفاق کے امکانات کو بڑھانے کی خاطر آئے۔ لیکن ابوظبی کے حاکم شیخ زاید بن سلطان نے وقت کی نزاکت کا اندازہ کرتے ہوئے جرأت مندانہ قدم اٹھایا اور اعلان کیا کہ جتنی بھی ریاستیں وفاق میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوں ابوظبی ان کے ساتھ مل کر وفاق بنائے گا اور مختلف ریاستوں میں اپنے نمائندے بھجوا کر انہیں اس وفاق میں شامل ہونے کی ترغیب دلائی اور ساتھ ہی ابوظبی نے اپنی ریاست کی حکومت میں بڑی دور رس اصلاحات کا اعلان کیا چنانچہ جولائی ۱۹۷۱ء میں دوبئی میں گلف کی سات ریاستوں کے حکام اکٹھے ہوئے اور ۱۸ جولائی ۱۹۷۱ء کو چھ عرب ریاستوں کے اتحاد کا اعلان کیا گیا جس میں ساتویں ریاست راس الخیمہ فی الحال شامل نہیں ہوئی۔ مگر امید ہے کہ راس الخیمہ اور خلیج کی باقی ریاستیں بھی جلد اس وفاق میں شمولیت اختیار کر لیں گی۔ موجودہ وفاق کی کل آبادی قریباً ۱۹۰۰۰۰ اور کل رقبہ قریباً ۳۰۰۰۰ مربع میل ہے۔ (باقی)

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہ لینا معمولی بات نہیں

اس جہاد سے محروم رہنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

"جماعت کی پہلی پانچ ہزاری فوج (دفتر اول) نے چار سو مربع زمین خریدی ہے اور اب اس سے لاکھ ڈیڑھ لاکھ سالانہ آمد ہو جاتی ہے اور امید ہے کہ یہ آمد دو اڑھائی لاکھ تک پہنچ جائے گی اور اس کی وجہ سے جب پہلے دفتر کے مجاہدین کے چندہ دینے کی مدت ختم ہو جائے گی تب بھی کسی نہ کسی ملک میں ان کے "ریزرو فنڈ" سے تبلیغ ہوتی رہے گی اور ان کے لئے قیامت تک کے لئے ثواب کی صورت ہو جائے گی اور جب تک ہمارا نظام قائم رہے گا اس وقت تک وہ ثواب کے مستحق رہیں گے۔"

بظاہر تحریک جدید کے مالی جہاد میں کم از کم دس روپیہ سالانہ دینا چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے عظیم الشان نتائج جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد سے مترشح ہوتے ہیں۔ وہ متقاضی ہیں کہ کوئی مومن اس سے محروم نہ رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

الوداعی تقریب

فضل عمر ہوسٹل ربوہ کی طرف سے یکم نومبر ۱۹۷۱ء کو فورم اور میس کمیٹی کے سیکرٹری ناصر جاوید خان ابن محترم صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ آپ عرصہ دو سال فضل عمر ہوسٹل ربوہ میں قیام کے بعد ۲ نومبر ۱۹۷۱ء کو واپس تشریف لے گئے۔ ان دو سالوں میں آپ کالج اور ہوسٹل کی مختلف سوسائٹیوں کے عہدیدار رہے سال رواں کے لئے ہوسٹل فورم، ہوسٹل کی میس کمیٹی اور کالج کی آر۔سی۔ڈی۔ سوسائٹی کے سیکرٹری اور مجلس ارشاد کے نائب صدر منتخب ہوئے تھے۔

آپ کے اعزاز میں یہ الوداعی تقریب یکم نومبر ۱۹۷۱ء کو ۴ بجے شام کالج کینیڈا ہاؤس میں ہوئی جس میں محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ، مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب وارڈن فضل عمر ہوسٹل، ٹیوٹر صاحبان کے علاوہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی شرکت فرمائی۔

اسی روز ۷ بجے شام ہوسٹل فورم کی افتتاحی تقریب کے آخر پر (جس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی تھی) مکرم پروفیسر منور شمیم صاحب ایم۔ اے ٹیوٹر فضل عمر ہوسٹل نے آپ کی خدمت میں الوداعی ایڈریس پیش کیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور دینی و دنیاوی دونوں میدانوں میں انہیں ترقیات سے نوازے۔ آمین

فاروق احمد جوائنٹ سیکرٹری ہوسٹل فورم و میس کمیٹی فضل عمر ہوسٹل ربوہ

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۳ فتح ۱۳۵۰ ہش کے صفحہ ۲ پر "چندہ تحریک جدید دینے کی برکت" کے عنوان سے ایک نوٹ شائع ہوا ہے یہ نوٹ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ کا تحریر کردہ ہے۔ ان کا نام سہو کتابت سے لکھنے سے رہ گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا میں چوتھے احمدیہ ہسپتال کے باضابطہ افتتاح کی پُروقار تقریب

پانچ ہزار مہمانوں کی شرکت، پاکستانی ہائی کمشنر اور گھانا کے نائب وزیر زراعت کی تقاریر

جماعت احمدیہ نے گھانا اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے (پاکستانی ہائی کمشنر)

نصرت جہاں سکیم آگے بڑھو کے تحت گھانا میں قائم ہونے والے چوتھے احمدیہ ہسپتال کا باضابطہ افتتاح ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء کو عمل میں آیا۔ افتتاح ایک پُرشکوہ اور پُروقار تقریب میں ہائی کمشنر پاکستان مقیم گھانا ہز ایکسیلینسی ایس اے معید نے فرمایا۔ یہ نیا ہسپتال گھانا کے سنٹرل ریجن میں اگونا سویڈرو کے مقام پر کھولا گیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض گھانا کے نائب وزیر زراعت آنریبل محاما تانی صاحب نے ادا فرمائے۔ جو خود بحمد اللہ تعالیٰ مخلص احمدی ہیں۔ اس میں پانچ ہزار مہمانوں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں علاقہ کے پیراماؤنٹ چیفس اعلیٰ سرکاری حکام اور ملک کے بعض نامور اشخاص بھی تشریف لائے تھے جس ہال میں تقریب منعقد ہوئی اسے رنگ برنگ کی جھنڈیوں اور آرائش کے دیگر سامانوں سے سجایا گیا تھا۔ اس موقع پر شہر میں خوشی کی لہر دوڑی ہوئی تھی۔ اور اہل شہر ہسپتال کے قیام پر اظہار مسرت کرتے نظر آتے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم مولوی عبد الشکور صاحب نے کی۔ بعد ازاں امیر جماعت احمدیہ گھانا اور انچارج احمدیہ مشن گھانا مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ آپ نے ہز ایکسیلینسی ہائی کمشنر پاکستان اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ان تعلیمی سماجی اور طبی خدمات کا ذکر کیا جو وہ ملک بھر میں نہایت بے لوث طریق پر انجام دے رہی ہے آپ نے فرمایا ملک میں ہسپتالوں کا قیام جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں کے پروگرام کا ایک اہم حصہ ہے جماعت نے ملک میں مزید ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کے ذریعہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت اور اس کے عظیم ورثہ کو بحال کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے

ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ہسپتال کے قیام کے سلسلہ میں کی جانے والی مساعی کا اختصار کے ساتھ ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ پانچ ماہ کی قلیل مدت میں آٹھ ہزار مریضوں کا علاج کیا گیا اور ایک سو سے زائد بڑے آپریشن کامیابی کے ساتھ کئے گئے ہیں آپ نے مزید بتایا کہ اگرچہ میں برسر روزگار اپنے طور پر مصروف کار تھا لیکن جب میرے محبوب امام آقا اور مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی ڈاکٹروں کو اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے پکارا تو میں نے فوراً اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں تاکہ میں حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت اپنے افریقی بھائیوں کی خدمت کرنے اور ان کے کام آنے کی سعادت حاصل کر سکوں تقریر کے دوران انہوں نے اپنے اس عزم اور عہد کو دہرایا کہ میں بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب و عقیدہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا۔

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کے بعد پاکستانی ہائی کمشنر ہز ایکسیلینسی ایس اے معید نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے اس قابل قدر جذبہ کی تعریف کی کہ وہ اپنی زندگیاں اپنے اوقات اور اپنی صلاحیتوں کو وقف کر کے بنی نوع انسان کی خدمات بجا لا رہے ہیں اور ناموافق حالات اور مشکلات پر قابو پا کر ملکی مفاد کی خاطر حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح اہل گھانا کو اعتماد اور یقین سے ہمکنار کرنے کا موجب ثابت ہو رہے ہیں۔ ہز ایکسیلینسی نے اس موقع پر حاضرین کو پاکستان کے خلاف بھارت کی کھلی اور ننگی جارحیت سے بھی آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ پاکستان کی بہادر افواج تعداد میں کم ہونے کے باوجود مشرقی پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کا بڑی بے جگری سے ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے اس پر سامعین نے [illegible] اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر پاکستان کی کامیابی اور فتح کے لئے اپنی نیک تمناؤں اور جذبات محبت و اخوت کا اظہار کیا۔ اور اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور حفاظت کے لئے آئندہ بھی دعائیں جاری رکھیں۔ ہز ایکسیلینسی نے جماعت احمدیہ کو اس امر پر خراج تحسین پیش کیا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعہ گھانا اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے

آنریبل محاما تانی نائب وزیر زراعت حکومت گھانا نے اپنی صدارتی تقریر میں اس امر کا خاص طور پر ذکر کیا کہ گھانا میں اسلام سارے نواحی علاقہ میں منفرد طور پر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور سرگرمیوں کے سبب ہے آپ نے بتایا سویڈرو کا شہر (جس میں احمدیہ ہسپتال کا قیام عمل میں آیا ہے) پہلے ایک عیسائی شہر شمار ہوتا تھا لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسلمانوں کی ایک خاصی بڑی تعداد آباد ہے اور اب اسے پہلے کی طرح ایک عیسائی شہر شمار نہیں کیا جاتا آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ نے تعلیم طب اور علاج معالجہ کے شعبوں میں گرانقدر خدمات بجا لا کر بہت ناموری حاصل کی ہے اب اسے چاہئیے کہ وہ گھانا میں زراعت کو فروغ دینے کے سلسلہ میں بھی ہاتھ بٹائے۔

صدارتی تقریر کے بعد ہز ایکسیلینسی ایس اے معید ہائی کمشنر آف پاکستان نے فیتہ کاٹ کر ہسپتال کے باضابطہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ بعد ازاں ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی معیت میں ہز ایکسیلینسی اور دیگر سربرآوردہ مہمانوں نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا۔

✳

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ

۳

۶۸	عبد الشکور جاوید صاحب	ربوہ	۱۰ — .. روپے
۶۹	بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب	راولپنڈی	۲۰ — .. روپے
۷۰	ظہور الدین صاحب منگلا ڈیم		۶ — .. روپے
۷۱	ملک رشید احمد صاحب چونیاں ضلع لاہور		۳ — ۵۰ روپے
۷۲	بیگم صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب		۲۵ — .. روپے
۷۳	محمد عمر صاحب قمر صدر جماعت خضدار قلات		۵ — .. روپے
۷۴	ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی		۵۰ — .. روپے
۷۵	جماعت احمدیہ لائل پور		۱۳۳ — ۲۵ روپے
۷۶	تبسم حسین صاحب	ربوہ	۵ — .. روپے
۷۷	امۃ الکریم صاحبہ ربوہ		۵ — .. روپے

(نگران دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

مکرمی چوہدری سلیم احمد صاحب کرنزی اپنی اراضی میں ٹیوب ویل لگوا رہے ہیں وہ قارئین سے اس دعا کے متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ٹیوب ویل سے پانی میٹھا نکالے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص بھائی کی نیک خواہش قبول فرمائے۔ اور برحمت سے خیر و برکت نازل فرمائے (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ خاکسار کا بھتیجہ عزیزم ناصر احمد قمر کافی عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں آمین۔

(چوہدری بشیر احمد چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا)

دلکشا پرفیومری کمپنی آف قادیان

اس سال بھی حسب معمول بر موقعہ جلسہ سالانہ اپنی مصنوعات تیل و عطر کا سٹال گول بازار اور زنانہ نمائش گاہ میں لگا رہی ہے وہاں کے جنرل مرچنٹس سے بھی دستیاب ہوں گے امسال ہماری اشیاء خاص کر عطر پچھلے سالوں سے کہیں زیادہ بہتر ہوں گے انشاء اللہ آزمائش شرط ہے۔ احباب خرید کر فائدہ اٹھائیں اور ہماری حوصلہ افزائی فرمائیں۔ نوٹ: اشیاء بذریعہ وی پی بھی سپلائی ہوتی ہیں

دلکشا پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ مکان نمبر ۱۴ مین سٹریٹ ۳۵ نسبت روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاک فضائیہ نے دشمن کے (۴۷) طیارے مار گرائے ○ جموں و کشمیر کے علاقہ میں ہماری مزید پیش قدمی

پونچھ شہر اور حسینی والا ہیڈ ورکس ہماری زد میں ہے

راولپنڈی ۵ دسمبر۔ آج یہاں سرکاری ترجمان نے لڑائی کی تازہ صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج رات تک ۴۷ ہندوستانی طیاروں کو پاک فضائیہ کے بہادر جوان تباہ کر چکے ہیں۔ جموں و کشمیر کے علاقہ میں کئی جگہوں پر ہماری بہادر فوج نے مزید پیش قدمی کی ہے۔ ٹیٹوال اڑی سیکٹر میں ۲۰۰ ہندوستانی سپاہی ہلاک کر دیئے گئے اور ایک سو کو گرفتار کر لیا۔ پونچھ سیکٹر میں شمال اور مغرب کی طرف سے ہماری پیش قدمی اس طور پر جاری ہے کہ اب پونچھ شہر ہماری زد میں ہے۔ اور اس پر ہمیں بالا دستی حاصل ہو چکی ہے۔ اکھنور سیکٹر میں بھی ہمیں بالا دستی حاصل ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کیا ہماری فوج دیوا شہر پر قابض ہے ترجمان نے بتایا ہم اس سے بھی آگے بڑھ چکے ہیں اور ہندوستانی فوج کے سلسلہ مواصلات کو درہم برہم کر چکے ہیں۔ لاہور سیکٹر میں بی کی حسینی والا کے علاقہ میں ۲۰ ہندوستانی چوکیاں ہمارے قبضہ میں ہیں جن میں اکبر پور۔ بہلول بوٹی بھاگی کالوں اور ہی کی بھوالی کی چوکیاں شامل ہیں قصور سیکٹر میں کھیم کرن کسٹم چوکی سمیت چار ہندوستانی چوکیوں پر ہمارا قبضہ ہے۔ حسینی والا ہیڈ ورکس اب ہماری فوج کی زد میں ہے اس جگہ ہم دریائے ستلج تک پہنچ چکے ہیں لیکن بھارتی فوج بھاگتے وقت پل کو نقصان پہنچا گئی ہے۔

فاضلکا سیکٹر میں آٹھ ہندوستانی چوکیاں ہمارے قبضہ میں آ چکی ہیں۔ جن میں خان والا اور محمد پیر کی چوکیاں شامل ہیں۔ سلیمان کی کے علاقہ میں تین ٹینکوں پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے جن میں سے ایک روسی ساخت کا ہے۔

مشرقی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے ترجمان نے بتایا کہ باوجود شدید دباؤ کے اکھوڑہ ریلوے سٹیشن اب تک ہمارے پاس ہے البتہ درشنا اور بھاگر گاؤں پر اب دشمن کو بالا دستی حاصل ہے۔ کمال پور چوکی پر ہمارا قبضہ ہے جیسور میں صورت حال میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

فضائی لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے ترجمان نے بتایا کہ آج رات تک ہم ۴۷ ہندوستانی جہاز تباہ کر چکے ہوں۔ اس وقت تک ہمارے صرف تین طیارے کام آئے ہیں ہمارے جہازوں نے آگرہ۔ سرسہ۔ سری نگر پٹھان کوٹ اور امرتسر کے ہوائی اڈوں پر بمباری کر کے انہیں شدید نقصان پہنچایا۔ آج صبح جن بھارتی طیاروں نے پاکستان کے علاقہ پر حملے کئے ان میں سے ۷ کینبرا مار گرائے گئے جن میں سے ایک جہلم کے علاقہ میں ایک ماڑی پور اور ۲ ڈھاکہ میں گرائے گئے ضلع جہلم لاہور اور لائل پور میں دشمن کے ۵ ہنٹر طیارے مار گرائے گئے۔ آج سارا دن بھر فضائی جنگ جاری رہی اور ہماری فضائیہ کے شاہین تاک تاک کر دشمن کے طیاروں کا شکار کرتے رہے۔

اسلام آباد پر جن جہازوں نے حملہ کیا انہوں نے اقوام متحدہ اور امریکہ کے دو جہازوں کو تباہ کر دیا۔

پاک بھارت جنگ روکنے کے متعلق امریکی قرارداد کو روس نے ویٹو کر دیا

نیویارک ۵ دسمبر۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں آج روس نے امریکہ اور بعض دیگر ممالک کی اس قرارداد کو ویٹو کر دیا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان اور ہندوستان فوری طور پر جنگ بند کر کے اپنے اپنے علاقوں میں فوج کو واپس لے جائیں اور اقوام متحدہ کے مبصر دونوں ممالک میں تعینات کئے جائیں تاکہ وہ جنگ بندی کی نگرانی کر سکیں۔ روس نے سلامتی کونسل میں یہ مطالبہ کیا کہ نام نہاد بنگلہ دیش کے نمائندہ کو بھی سلامتی کونسل میں بلوا کر تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔ امریکہ اور چین نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔

جنگ کا ذمہ دار بھارت ہے

واشنگٹن ۵ دسمبر۔ ایک امریکی ترجمان نے پاک بھارت جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بیشتر ذمہ داری ہندوستان پر عائد ہوتی ہے جو شروع ہی سے بحران کو شدید تر کرتا چلا آیا ہے اور مفاہمت کی ہر تجویز کو ٹھکرا چکا ہے

آگے بڑھو اور دشمن پر کاری ضرب لگاؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے

صدرِ پاکستان جنرل محمد یحیٰی خان کا قوم سے ولولہ انگیز خطاب

صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحیٰی خان کی ۴ دسمبر کی نشری تقریر کا متن یہ ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے عزیز ہم وطنو! السلام علیکم

ہمارے دشمن نے ایک بار پھر ہمیں للکارا ہے۔ بھارت کی مسلح افواج نے کئی محاذوں پر پاکستان پر بھرپور حملہ کر دیا ہے پاکستان سے بھارت کی نفرت اور دشمنی دنیا میں مشہور ہے بھارت کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستان کو کمزور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ بھارت کی تازہ ترین اور سنگین جارحیت ہمارے خلاف سب سے بڑا اور آخری حملہ ہے۔ ہم نے بہت برداشت کیا لیکن اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے کہ ہم دشمن کو منہ توڑ جواب دیں۔

پاکستان کے بارہ کروڑ مجاہد ہیں انہیں اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ ہمارے دل رسول کریمؐ کی محبت سے سرشار ہیں۔ دشمن نے ایک بار پھر ہماری غیرت کو للکارا ہے۔ اپنی بقا و ناموس کے لئے یک جان ہو کر اٹھو اور دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ۔ تم حق و انصاف پر ہو۔ اپنے ایمانی جوش اور محکم یقین کے ساتھ دشمن پر قہرِ خدا بن کر ٹوٹ پڑو اور دشمن کو بتا دو کہ ہر پاکستانی اپنے وطنِ عزیز کے لئے سر بکف ہے۔ ہماری افواج کے جانباز اور سرفروش جوانوں نے بے مثال بہادری اور جرأت سے دشمن کی پیش قدمی روک دی ہے وہ دشمن کی کثیر تعداد سے نڈر ہو کر اسلام کے مثالی غازیوں کی مانند ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ جنگ میں فتح محض ساز و سامان اور تعداد کی کثرت سے نہیں بلکہ ایمانی قوت اعلیٰ مقاصد اور نصرت خداوندی سے ہوتی ہے۔ ہماری افواج پختہ عزم کر چکی ہیں کہ وہ حملہ آور کو نہ صرف اپنی سرزمین سے مار بھگائیں گی بلکہ پیچھا کر کے دشمن کو اس کے علاقہ میں تہس نہس کر دیں گی انشاء اللہ۔

ہمارے شیر دل جوان ۱۹۶۵ء میں بھارتی حملہ آوروں پر حملہ کر کے ان کے چھکے اڑا چکے ہیں اور اس دفعہ انشاء اللہ ہم دشمن پر پہلے سے بھی زیادہ کاری ضرب لگائیں گے ہم ایک مکار اور سفاک دشمن سے برسرِ جنگ ہیں۔ ہم ہر قربانی اور ہر قیمت پر وطن کا دفاع کریں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ ہمیں اپنی آزادی اور وطن کی سالمیت کی اس جنگ میں اپنے دوستوں اور قوموں کی پوری مدد اور ہمدردی حاصل ہو گی جو امن و انصاف کے حامی ہیں۔ وہ بلاشبہ بھارتی جارحیت کی پر زور مذمت کریں گے اور امن و انصاف کی حمایت کریں گے۔

میرے عزیز ہم وطنو! میرے بری بحری اور فضائی افواج کے پیارے مجاہدو آزمائش کی ایسی گھڑیاں ہی تو ہیں اپنے مقدر کا ستارہ بن کر چمکتی ہیں اور جوشِ ایمانی سے اپنی تمام مشکلات پر قابو پا کر منزل کو پا لیتی ہیں۔

آپ بالکل پرسکون رہیں ہم میں سے ہر ایک کو ملک کے دفاع کے لئے کام کرنا ہے۔ قومی اتحاد برقرار رکھیے اور اللہ کے وعدہ پر یقین رکھیے کہ اگر ہم ثابت قدم رہے تو اللہ یقینی فتح ہمیں عطا کرے گا۔

آگے بڑھو۔ دشمن پر اللہ اکبر کی کاری ضرب لگاؤ۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے پاکستان پائندہ باد۔

درخواستِ دعا

خاکسار کے نسبتی بھائی عبدالستار صاحب کا چھوٹا بچہ چند یوم سے سخت بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(شمیم احمد محمود لائل پور)

۲۔ میرے والد ملک منظور احمد خان صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں ... جس سے بہت تکلیف ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ملک شاہد مقصود احمد خان آئیوکمن آباد لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۴